روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 17 جولائی 2012ء 26 شعبان 1433 ہجری 17 وفا 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 166

صرف خدا کا شکر کرو

اور اللہ کی نعمت کا شکر ادا کرو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔ (النحل :115)

پس میرا ذکر کیا کرو میں بھی تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر کرو اور میری ناشکری نہ کرو (البقرہ :153)

اے آل داوٗد! (اللہ کا) شکر بجالاتے ہوئے (شکر کے شایان شان) کام کرو اور تھوڑے ہیں میرے بندوں میں سے جو (درحقیقت) شکرادا کرنے والے ہیں۔ (سبا :14)

جلسہ سالانہ امریکہ وکینیڈا 2012ء کے کامیاب انعقاد پر شکر گزاری کی تلقین

مقصد پیدائش کو پورا کرتے ہوئے خدا کی رضا کو پانے کی کوشش کرنا حقیقی شکر گزاری ہے

احمدیوں کے اخلاص ووفا کا تعلق 125 سال سے قائم ہے اور بڑھتا چلا جارہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 13 جولائی 2012ء بمقام بیت الذکر ٹورانٹو کینیڈا کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ کیلئے بیت الاسلام ٹورانٹو کینیڈا پاکستانی وقت کے مطابق رات 10:30 بجے تشریف لائے۔ یہ خطبہ جمعہ حسب معمول ایم ٹی اے پر مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ براہ راست نشر کیا گیا اور دنیا بھر کے پھیلے ہوئے کروڑوں احمدیوں نے اس خطبہ جمعہ سے استفادہ کیا۔حضور انور نے فرمایا کہ عموماً جلسوں کے بعد میں جلسوں کے بارے میں کچھ کہا کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے شکر گزاری کے جذبہ کا بیان کرتا ہوں۔امریکہ اور کینیڈا کے سالانہ جلسے ایک ہفتے کے وقفہ سے منعقد ہوئے۔ مجھے ان میں شمولیت اور احباب جماعت سے براہ راست مخاطب ہونے کی توفیق ملی۔احباب کی ملاقات سے بہت سی باتوں، مسائل اور جماعتی اخلاق اور دینی حالات کا علم ہوتا ہے اور اس کے نتیجے میں راہنمائی کرنے کی توفیق ملتی ہے۔اس لحاظ سے یہ دونوں ملکوں کا دورہ مفید رہا۔احباب جماعت کے علاوہ دوسرے احباب اور معروف شخصیات سے بھی ملاقات ہوئی۔دونوں جگہ رابطوں میں وسعت پیدا ہوئی۔اللہ تعالیٰ ان کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔

حضور انور نے شکر گزاری کے طریق بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ (1) خدا کی طرف انتہائی عاجزی سے جھکا جائے۔(2) اللہ سے پیار کا اظہار کیا جائے اور اس کو حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔(3) اللہ کے فضلوں اور احسانوں کو علم میں لایا جائے۔ یہ سمجھنا چاہئے کہ یہ نعمت اور فضل اللہ کی طرف سے ملے ہیں اور اس کا احساس پیدا ہونا چاہئے۔(4) اس کے انعامات سے زبانوں کو تر رکھا جائے۔(5) اللہ کی نعمتوں کا اس رنگ میں استعمال کیا جائے جن کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور حقیقی شکر گزاری تبھی ہوتی ہے جب اس کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرا شکر کرو گے تو میں اور بھی زیادہ دوں گا۔فرمایا شکر گزار بندہ تب بنتا ہے جب وہ اپنا مقصد پیدائش سامنے رکھتے ہوئے اس کی رضا کے حصول کی کوشش کرے۔دل سے زبان سے اور عمل سے بلکہ ہر حرکت وسکون سے خدا کی شکر گزاری کے طریق تلاش کرنے کی ہر مرد، عورت، جوان اور بوڑھا کوشش کرے۔حضور انور نے فرمایا کہ جائزے لیں اور نیکیوں کی بھی فہرست بنائیں اور ان پر ہمیشہ قائم رہنے کی کوشش کریں۔اور برائیوں کی فہرست بھی بنائیں اور ان سے بچنے کی ہمیشہ کوشش کرتے رہیں۔اور حقیقی اور اصل شکر گزاری یہی ہے کہ کمزوریوں کو دور کرکے پاک اور نیک تبدیلی اپنے اندر پیدا کریں اور اصلی پاکیزگی تبھی پیدا ہوگی جب قرآن کریم کی حکومت کو اپنے اوپر لاگو کریں گے اور شرائط بیعت پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے اور اپنے قول وفعل سے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ان جلسوں میں جماعت احمدیہ کے افراد کی خلافت سے اخلاص ووفا کے خوبصورت نظارے دیکھے۔اللہ کا شکر ہے کہ اس نے 125 سال سے یہ اخلاص ووفا کا تعلق قائم رکھا ہوا ہے۔اخلاص کے ساتھ ڈیوٹیاں دی ہیں سبھی نے۔بعض تو اپنی ملازمت چھوڑ آئے جب ان کو ان ملازمتوں سے جلسہ میں شرکت کیلئے رخصتیں نہ ملیں۔اللہ کا شکر کریں جس نے خدمت دین کی توفیق عطا فرمائی۔یاد رکھیں چراغاں کرنا، استقبال کرنا اور ڈیوٹیاں دینا وفا کا عارضی اظہار ہے اور وفا کا مستقل اظہار یہ ہے کہ خلیفہ وقت کی ہر بات پر عمل کریں۔اگر ارادہ پکا ہو تو عمل کرنے میں کوئی مشکل نہیں ہوتی۔صرف سوچ بدلنے کی ضرورت ہے۔اللہ کرے کہ جو سوچ بدلی ہے تو اس کو زندگی کا حصہ بنالیں۔اور ہر فرد جماعت، جماعت احمدیہ کا حق ادا کرتا چلا جائے۔

حضور انور نے دونوں جگہ جلسوں کے متعلق بعض انتظامی امور کی طرف توجہ دلائی اور کمزوریوں کو لال کتاب میں درج کرنے کی ہدایت فرمائی اور نصیحت فرمائی کہ آئندہ ان باتوں کا خیال رکھا جائے۔ نیز حضور انور نے فرمایا کہ دونوں جگہ بعض بیوت الذکر اور سنٹرز کے افتتاح کا بھی موقع ملا اور احباب جماعت سے بھی ملاقاتیں ہوئیں۔ بہت سارے احمدیوں نے اس بات کا اظہار کیا اور اب بھی خطوط آرہے ہیں کہ اب احساس ہورہا ہے آئندہ عبادتوں، پردہ اور دوسرے قرآنی احکامات کی طرف توجہ دیں گے۔اللہ ان کو توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے آخر میں فرمایا اللہ کرے کہ آپ سب کی یہ نیک سوچ زندگیوں کا حصہ بن جائے اور اللہ تعالیٰ مجھے بھی توفیق دے کہ میں افراد جماعت کا حق ادا کرتا چلا جاؤں۔اس کے بعد حضور انور نے نماز جمعہ وعصر پڑھائیں اور پھر نومبائعین سے بیعت لی جو کہ Live نشر کی گئی اور اس خطہ زمین سے نشر ہونے والی عالمی بیعت بن گئی۔

محترم صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب وفات پاگئے

احباب جماعت کو افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ حضرت مصلح موعود اور حضرت اُمّ ناصر کے فرزند محترم صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب مورخہ 14 اور 15 جولائی 2012ء کی درمیانی شب طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں بعمر 86 سال وفات پاگئے۔آپ 2008ء سے ہارٹ اٹیک کے بعد صاحب فراش تھے۔طبیعت زیادہ خراب ہونے پر آپ کو پانچ دن پہلے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں داخل کرایا گیا تھا۔آپ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ماموں تھے۔

آپ کی نماز جنازہ مورخہ 15 جولائی کو بعد نماز ظہر بیت مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے پڑھائی اور قبرستان عام میں قبر تیار ہونے کے بعد دعا بھی محترم صاحبزادہ صاحب نے ہی کرائی۔آپ 1924ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ نے مولوی فاضل پاس کیا۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے آپ کو اپنے سندھ کی زمینوں کے ادارے ایم این سنڈیکیٹ میں خدمت پر مامور کیا جہاں آپ 1955ء تا 1963ء خدمت کرتے رہے۔اس کے بعد اپنا کاروبار کیا۔آپ میں صبر وتحمل بہت زیادہ تھا، آپ کسی چھوٹے، بڑے یا ملازم سے کبھی اونچی آواز میں بات نہ کرتے تھے۔صرف تلاوت قرآن کریم کے وقت آپ کی آواز اونچی ہوتی تھی، اس کے علاوہ ہمیشہ دھیمی آواز میں ہی بات کرتے۔آپ نے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا لئیق احمد صاحب ای این ٹی سپیشلسٹ دارالصدر ربوہ، مکرم مرزا زبیر احمد صاحب لاہور، دو بیٹیاں مکرمہ صاحبزادی امۃ الرافع صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر ہدایت احمد صاحب امریکہ اور مکرمہ صاحبزادی امۃ الولی صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا شکیل احمد صاحب اسلام آباد یادگار چھوڑی ہیں۔اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔آمین

مرتبہ: مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب

تحریک جدید کی اہمیت

حضرت مصلح موعود کے ارشادات کی روشنی میں

تحریک جدید خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے!

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

''میں اللہ تعالیٰ سے امید کرتا ہوں کہ وہ اپنے فضل وکرم سے جماعت کے دوستوں میں ہمت پیدا کرے گا اور پھر جو کوتاہی رہ جائے گی اسے وہ اپنے فضل سے پوری کرے گا۔ یہ اسی کا کام ہے اور اسی کی رضا کیلئے میں نے یہ اعلان کیا ہے۔ **زبان گو میری ہے مگر بُلاوا اُسی کا ہے۔**

پس مبارک ہے وہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بلاوا سمجھ کر ہمت اور دلیری سے آگے بڑھتا ہے اور خدا تعالیٰ رحم کرے اس پر جس کا دل بزدلی کی وجہ سے پیچھے ہٹتا ہے۔''

(مطبوعہ الفضل 28 نومبر 1944ء)

سب کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کردو!

''اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے قرب میں بڑھنے کا تحریک جدید کے ذریعہ جو عظیم الشان موقع عطا فرمایا ہے اُس کو ضائع مت کرو۔ آگے بڑھو اور خدا تعالیٰ کے اُن بہادر سپاہیوں کی طرح جو جان و مال کی پروا نہیں کیا کرتے اپنا سب کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کردو اور دنیا کو یہ نظارہ دکھا دو کہ بے شک دنیا میں دنیاوی کامیابیوں اور عزتوں کیلئے قربانی کرنے والے لوگ پائے جاتے ہیں۔ لیکن محض خدا کیلئے قربانی کرنے والی جماعت آج دنیا کے پردہ پر سوائے جماعت احمدیہ کے اور کوئی نہیں اور وہ اس قربانی میں ایسا امتیازی رنگ رکھتی ہے۔ جس کی مثال دنیا کی کوئی اور قوم پیش نہیں کرسکتی۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 26 نومبر 1943ء)

(مطبوعہ الفضل یکم دسمبر 1943ء)

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کا ذریعہ!

''یادرکھو تحریک جدید اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ ایسا موقع نہ سینکڑوں سال پہلے کسی کو ملا ہے نہ آئندہ ملے گا۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 23 نومبر 1945ء)

(مطبوعہ الفضل 17 دسمبر 1945ء)

بے دریغ قربانی کرنے کا موقع!

''ہماری جماعت کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جس کام کیلئے ہم کھڑے کئے گئے ہیں وہ کام بے دریغ قربانی چاہتا ہے۔ جب تک ہم بے دریغ قربانی کرنے کیلئے تیار نہیں ہوتے (دین حق) اپنے حق کو واپس نہیں لے سکتا جو رسول کریم ﷺ کا ورثہ عیسائیت کے پاس جاچکا ہے۔ اُس کو واپس لانا آسان نہیں پس ہم تھوڑے سے لوگ جو اتنے بڑے کام کیلئے کھڑے ہوئے ہیں۔ جب تک اپنی تمام طاقتوں کو مجنونوں کی طرح نہ لگادیں اور دیوانوں کی طرح ہر ایک قربانی کرنے کیلئے تیار نہ ہوں اُس وقت تک یہ کام ہمارے ہاتھوں سے ہونا مشکل ہے۔''

(مطبوعہ الفضل 06 دسمبر 1944ء)

تمہارا رب تمہیں قربانی کیلئے بلاتا ہے!

''تم جانتے ہو کہ تمہیں کس کی آواز بلا رہی ہے؟ میری نہیں۔ کسی اور انسان کی نہیں۔ کسی اور بشر کی نہیں بلکہ عرش پر بیٹھے ہوئے خدا نے ایک آواز بلند کی ہے۔ تمہیں پیدا کرنے والا رب تمہیں اپنے دین کی قربانی کیلئے بلاتا ہے۔''

(مطبوعہ الفضل 05 فروری 1946ء)

ہر کام اپنے مرحلہ میں مکمل ہونا چاہئے

(یعنی وعدوں کا اور وصولیوں کا)

''مومن کو اپنے کاموں میں ہوشیار ہونا چاہیئے اور اپنے فرائض کی ادائیگی میں جلدی اور احتیاط سے کام کرنا چاہیئے۔ احتیاط اس لئے کہ اگر ہم اپنے اندازے میں غلطی کر جائیں اور کام کے بعض پہلوں ترک کردیں تو ہمیں صحیح نتیجہ کی امید نہیں ہوسکتی اور جلدی اس لئے کہ یہ زمانہ جلدی کرنے کا ہے۔ دنیا دوڑ رہی ہے۔ جب تک ہم دنیا کے ساتھ ایسی رفتار کے ساتھ نہ دوڑیں کہ ہماری رفتار اُس سے تیز ہو اُس وقت تک ہمیں کسی اچھے نتیجہ کی امید نہیں ہوسکتی۔''

(مطبوعہ الفضل 11 دسمبر 1954ء)

ہر سال گذشتہ سال سے بڑھا ہوا ہو!

''خدا تعالیٰ نے تمہارے اندر ایسی روح پیدا کردی ہے کہ تم نے بہرحال بڑھنا ہے۔ چاہے تمہارا ارادہ اور عزم ساتھ شامل ہو یا نہ ہو۔ پھر جس طرح یہ نہیں ہوسکتا کہ پانچ چھ سال کے بچہ کا لباس آٹھ نو سال کی عمر کے بچے کو پورا آسکے اسی طرح یہ بھی نہیں ہوسکتا کہ تمہارے پچھلے سال کا چندہ اگلے سال کیلئے کافی ہو۔ جب تک تم پہلے سے زیادہ قربانی نہیں کرو گے۔ جب تک تم اپنے چندے کو پہلے سالوں سے زیادہ نہیں بڑھاؤ گے۔ جب تک تم چندہ دینے والوں کی تعداد ہر سال بڑھاتے نہیں جاؤ گے تمہارا لباس تمہارے جسم پر بے جوڑ معلوم ہوگا...... اگر تمہاری شہرت کے مقابلہ میں تمہارا کام اور تمہارا چندہ کم ہو تو سب دیکھنے والوں کو تمہارا یہ عیب نظر آئے گا۔ تمہارا کام آج ہر قوم کے سامنے ہے۔''

(مطبوعہ الفضل 11 دسمبر 1954ء)

خدا تعالیٰ کے رستہ میں خرچ کرو گے تو خدا تعالیٰ تمہیں اور دے گا!

''اگر تم اپنوں اور بیگانوں میں عزت حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ ہے کہ تم حوصلہ اور ہمت سے کام کرو۔ اگر تم خدا تعالیٰ کے رستہ میں خرچ کرو گے تو خدا تعالیٰ تمہیں اور دے گا۔۔۔ اگر کوئی شخص مالی لحاظ سے یا ایمان کے لحاظ سے کمزور بھی ہو تو اسے چاہئے کہ بناوٹ سے ہی ساتھ چلتا چلا جائے۔''

(مطبوعہ الفضل 11 دسمبر 1954ء)

رُوحانی جوانی!

''روحانی طور پر یہ زمانہ تمہارے لئے اس قدر مبارک ہے کہ اگر تم یہ دعائیں کرتے رہو کہ تم بوڑھے نہ ہو تو تمہارا جوانی کا زمانہ ہمیشہ قائم رہے گا...... روحانی جوانی کو تم سینکڑوں، لاکھوں بلکہ کروڑوں سال تک بھی قائم رکھ سکتے ہو۔ اس کا نمونہ موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگلے جہان میں جو جنت ملے گی اُس میں کوئی بوڑھا نہیں ہوگا۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اگر کوئی قوم جوان رہنا چاہتی ہے تو اس پر بڑھاپا نہیں آتا پس اگر تم جوان رہنا چاہتے ہو تو تمہیں ہر روز اپنی قربانی بڑھانی پڑے گی۔ اگر تمہیں ایسا کرتے ہوئے بشاشت محسوس نہیں ہوتی تو تم خدا تعالیٰ کی خاطر بناوٹ کے طور پر ہی اپنی قربانی کو بڑھاؤ۔ اگر تم ایسا کرو گے تو اگلے سال تمہیں سچے دل سے خدا کی خاطر قربانی کرنے کی توفیق مل جائے گی۔''

(مطبوعہ روزنامہ الفضل 11 دسمبر 1954ء)

عہد کو نبھانا ایک فرض ہے!

''مومن کا قول اور عمل برابر ہونا چاہئے۔ غیر مومن جو کہتا ہے ضروری نہیں کہ اسے پورا بھی کرے...... لیکن...... مومن جو وعدہ کرتا ہے اُسے سنجیدگی کے ساتھ سو فیصد پورا کرتا ہے۔

''اگر کوئی شخص کسی قربانی کیلئے اپنے آپ کو پیش کرتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ اپنے عہد کو نباہے خواہ کس قدر تکلیف ہی ہو۔ اور یقین رکھے کہ خدا تعالیٰ کیلئے موت قبول کرکے انسان موت کا شکار نہیں ہوتا بلکہ موت سے محفوظ ہو جاتا ہے۔''

(تقریر فرمودہ 28 مارچ 1937ء)

مبارک ہیں وہ......!

''مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں۔ کیونکہ اُن کا نام ادب اور احترام سے (دین حق) کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت کا مقام پائیں گے۔''

(مطبوعہ روزنامہ الفضل 30 نومبر 1939ء)

تحریک جدید میں شمولیت کی اہمیت اور دعا!

''اگر تمہیں ابھی تک تحریک جدید میں حصہ لینے کی توفیق نہیں ملی تو اللہ تعالیٰ تمہیں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے اور تمہارے دلوں کی گرہیں کھول دے۔ اور اگر تمہیں اللہ تعالیٰ نے اس میں حصہ لینے کی توفیق تو دی ہے لیکن تم نے اپنی حیثیت کے مطابق اس میں حصہ نہیں لیا تو اللہ تعالیٰ تمہیں بشاشتِ ایمان عطا فرمائے تا تم اپنی حیثیت کے مطابق اس میں حصہ لے سکو۔ اور اگر تم نے حصہ لیا تھا اور اپنی حیثیت کے مطابق لیا تھا لیکن اپنی کسی شامتِ اعمال کی وجہ سے یا کسی مجبوری کی وجہ سے تم اپنا وعدہ پورا نہیں کرسکے تو اللہ تعالیٰ تمہاری شامتِ اعمال اور مجبوریاں دور کرے اور تمہیں اپنا وعدہ پورا کرنے کی توفیق بخشے۔''

(مطبوعہ روزنامہ الفضل 23 نومبر 1954ء)

اللہ تعالیٰ سب احمدیوں کو بشاشتِ ایمان، اپنا قُرب، روحانی جوانی اور حضور کے منشاء کے مطابق تحریک جدید میں شمولیت، وعدہ اور وعدہ کی ادائیگی کی توفیق بخشے۔ (آمین)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

"اہل اللہ کے پاس بے غرض آنا بہت مفید ہوتا ہے"۔ (حضرت مسیح موعود)

حضرت مسیح موعود کا زمانہ بھی کیا پر لطف زمانہ تھا، کہ آپ کی خدمت میں پہنچ کر پیچھے کی کوئی خبر نہ رہتی تھی۔ دل نہ چاہتا تھا کہ آپ سے جدا ہوں

حضرت اقدس مسیح موعود کے رفقاء کے حضور سے شرف ملاقات و زیارت کے لئے دلی ذوق وشوق اور محبت بھرے احساسات وجذبات کے ایمان افروز واقعات کا روح پرور تذکرہ

جو فیض رفقاء نے حضرت مسیح موعود سے پایا۔ اللہ کرے ہم میں سے بھی ہر ایک یہ واقعات سن کر اپنے ایمان میں بھی زیادتی پیدا کرنے والا ہو

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 4 مئی 2012ء بمطابق 4 ہجرت 1391 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

آج مَیں نے حضرت مسیح موعود کے (رفقاء) کے وہ واقعات لئے ہیں جن میں انہوں نے اپنے اُن جذبات واحساسات کا ذکر کیا ہے، اُس شوق کا ذکر کیا ہے جس کے تحت وہ حضرت مسیح موعود کی زیارت کے لئے جایا کرتے تھے اور زیارت کا شوق رکھتے تھے۔

حضرت میاں محمد ظہور الدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک روز یونہی بیٹھے بیٹھے میرے دل میں قادیان شریف جانے کا اُبال سا اُٹھا۔ مَیں نے برادرم مکرم منشی سراج الدین صاحب سے ذکر کیا کہ میرا یہ ارادہ ہے۔ اُس وقت میرے پاس خرچ کو ایک پیسہ بھی نہ تھا۔ برادرم منشی سراج الدین صاحب نے مجھے ایک روپیہ دے کر کہا کہ اس وقت میرے پاس بھی ایک ہی روپیہ ہے ورنہ اور دیتا۔ مَیں نے پھر قاضی منظور احمد صاحب سے ذکر کیا کہ مَیں تو قادیان جا رہا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ مَیں بھی چلتا ہوں۔ دوسرے روز ہم دونوں قادیان روانہ ہو گئے۔ بٹالہ سے پیدل چل کر قادیان ظہر کے وقت پہنچے۔ حضرت مسیح موعود سے ملاقات کر کے طبیعت کو تسلی ہوئی۔

(رجسٹر روایات رفقاء (غیر مطبوعہ) رجسٹر نمبر 11 صفحہ نمبر 364-363 روایت حضرت میاں محمد ظہور الدین صاحب ڈولی)

پھر لکھتے ہیں **حضرت مسیح موعود کا زمانہ بھی کیا پُر لطف زمانہ تھا کہ آپ کی خدمت میں پہنچ کر پیچھے کی کوئی خبر نہ رہتی تھی۔ دل نہ چاہتا تھا کہ آپ سے جدا ہوں۔** اُس وقت ہم جو قادیان پہنچے، آگے جا کر دیکھا کہ میرے خسر قاضی زین العابدین بھی پہنچے ہوئے تھے۔ ہم حضرت مسیح موعود کی ملاقات سے بہت خوش تھے۔ اب کی دفعہ ہم قادیان چار پانچ روز رہے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کے ساتھ مل کر نمازیں پڑھنے کا موقع دیا۔ یہ محض اللہ کا فضل ہی تھا کہ ہمارے جیسے کمزوروں کو اُس نے اس مبارک زمانے میں پیدا کر کے مبارک وجود سے ملا دیا۔

پھر حاجی محمد موسیٰ صاحب بیان کرتے ہیں کہ اُس زمانے میں میرا کئی سال یہ دستور العمل رہا کہ 'نیا سٹیشن' پر (سٹیشن کا نام تھا) ایک جمعدار کے پاس ایک بائیسکل ٹھوس ٹائروں والا رکھا ہوا تھا (یعنی وہ بائیسکل تھا جس کے ٹائروں میں ہوا کے بجائے صرف ربڑ چڑھا ہوا تھا) جمعہ کے روز مَیں لاہور سے بٹالہ تک گاڑی پر جاتا اور وہاں سے سائیکل پر سوار ہو کر قادیان جاتا اور جمعہ کی نماز کے بعد واپس سائیکل پر بٹالہ آ جاتا۔ یہاں سے گاڑی پر سوار ہو کر لاہور آ جاتا۔ (رجسٹر روایات رفقاء (غیر مطبوعہ) رجسٹر نمبر 11 صفحہ نمبر 12-11 روایت حضرت حاجی محمد موسیٰ صاحب) (ہر جمعہ کا یہ اُن کا دستور تھا کہ لاہور سے باقاعدہ قادیان جمعہ پڑھنے جاتے تھے اور گیارہ بارہ میل کا سفر، بلکہ آنا جانا بائیس میل سائیکل پر کرتے تھے۔)

پھر حضرت ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب مَیں پہلے پہل فروری 1901ء میں قادیان آیا اور دستی بیعت کی، کیونکہ تحریری بیعت مَیں اگست 1900ء میں کر چکا تھا۔ تو مَیں نے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سے پوچھا کہ اپنے سلسلے کا کوئی وظیفہ بتائیں۔ فرمایا سلسلہ کا وظیفہ یہ ہے کہ بار بار قادیان آیا کرو۔ تو مجھے فوراً ہی خیال آیا کہ قادیان میں مکان بنایا جائے تا کہ والدین اور بیوی بچے یہاں رہیں اور جب کبھی رخصتیں آئیں تو سیدھے قادیان آ کر ہی رہیں۔ (قادیان میں مکان بنا لیا جائے تا کہ جب بھی چھٹیاں ہوں یہیں آ کر رہیں) لہٰذا واپس جاتے ہی مَیں نے افریقہ، مشرقی افریقہ جہاں میں ملازم تھا۔ چھ صد روپیہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے نام بھیج دیا کہ میرے لئے مکان بنا دیا جائے، مگر تین سال کے بعد جب مَیں واپس آیا تو مولوی صاحب نے مجھے روپیہ واپس کر دیا اور معذرت کی کہ مجھے موقع نہیں ملا۔ مولوی صاحب حضرت اقدس کے بالا خانے پر رہتے تھے۔ روپیہ واپس دیتے وقت انہوں نے فرمایا کہ یہ سب بڑے بڑے مکانات احمدیوں کے ہی ہیں (یعنی جو غیروں کے، ہندوؤں کے مکان تھے، کہنے لگے یہ سب احمدیوں کے ہیں)۔ خاص کر ہندو ڈپٹی کے مکان کی طرف اشارہ کیا جس میں اب

ہمارے دفاتر ہیں۔ لکھتے ہیں کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب عرفان کی چوٹیوں پر پہنچے ہوئے تھے۔ (رجسٹر روایات رفقاء (غیر مطبوعہ) رجسٹر نمبر 11 صفحہ نمبر 80-79 بقیہ روایات حضرت ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب)۔ انہوں نے بات کی اور اللہ تعالیٰ نے پوری فرمائی۔ بہرحال وہ باتیں تو وہ تھیں جو حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے۔ اُسی نے ان کے ایمان میں اس حد تک زیادتی کی کہ یہ یقین تھا کہ یہ سب کچھ ہمیں ملنے والا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ نے دکھایا کہ وہ مل گیا۔

حضرت میاں ظہور الدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میرے دل میں خیال آیا کہ بندۂ خدا! اگر مرزا صاحب واقعی پیر ہیں اور ہم نے ان کو نہ مانا تو پھر ہمارا کیا حشر ہوگا؟ ایک روز مَیں نے اپنے پھوپھی زاد بھائی منشی عبدالغفور صاحب سے ذکر کیا کہ مَیں تو صبح یا شام قادیان جانے والا ہوں۔ (اب یہ ان کا بیعت سے پہلے کا قصہ ہے) انہوں نے سن کر کہا کہ کسی سے ذکر نہ کرنا۔ مَیں بھی تمہارے ساتھ چلوں گا۔ لہٰذا اُن کی اس بات سے مجھے خوشی ہوئی اور ہم دونوں علی الصبح دوسرے روز ہی قادیان کو چل دیئے۔ غالباً گیہوں گاہے جا رہے تھے (یعنی گندم کی کٹائی ہو کر اُس میں سے اُس کی harvesting ہو رہی تھی)۔ جب ہم دونوں اسٹیشن پر پہنچے تو یکّہ پر سوار ہونے لگے تو آگے یکّہ پر ایک سواری اور بیٹھی تھی۔ وہ میاں نور احمد صاحب کابلی تھے۔ خیر ہم یکّہ پر سوار ہو کر ظہر کے وقت قادیان پہنچے۔ وضو کر کے ہم دونوں (بیت) مبارک میں پہنچے، اُس وقت (بیت) مبارک بہت چھوٹی سی تھی۔ وہاں ہم سے پہلے پانچ چھ آدمی اور بھی بیٹھے تھے۔ مَیں نے اُن لوگوں کو خوب تاڑ تاڑ کر دیکھا (یعنی بڑے غور سے دیکھا) تو مجھے کوئی اُن میں سے ایسی شکل جس کو مَیں دیکھنا چاہتا تھا نظر نہ آئی (یعنی یہ حضرت مسیح موعود کو دیکھنا چاہتے تھے، لیکن بیٹھے ہوؤں میں سے کوئی ایسی شکل نظر نہ آئی) کہتے ہیں کوئی دس پندرہ منٹ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاول تشریف لائے جو تنگ سیڑھیوں کے دروازے میں آ کر کھڑے ہو گئے۔ مَیں اُن کو دیکھ کر جلدی سے کھڑا ہو گیا۔ دل میں خیال آیا کہ اگر کوئی ہستی ہے تو یہی ہو سکتی ہے (یعنی حضرت خلیفہ اوّل)۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا کہ آپ بیٹھیں۔ حضرت صاحب تشریف لاتے ہیں (بڑی فراست تھی۔ سمجھ گئے کہ اس کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ فرمایا کہ بیٹھیں ابھی حضرت مسیح موعود تشریف لاتے ہیں) مَیں آپ کے فرمانے سے بیٹھ گیا اور سمجھا کہ اب جو تشریف لائیں گے وہ ان سے (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل) سے بڑھ کر ہی ہوں گے۔ پانچ چھ منٹ گزرنے کے بعد خادم حضرت مسیح موعود نے خبر دی کہ حضرت اقدس تشریف لا رہے ہیں۔ کوئی دو تین منٹ بعد (بیت) مبارک کی کھڑکی کھلی اور حضرت مسیح موعود اندر (بیت) مبارک میں تشریف لائے کہ بس ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے سورج نصف النہار ہوتا ہے (یعنی سورج پورا چڑھا ہوا دوپہر کے وقت) **جیسی صورت دیکھنے کی دل میں تمنا تھی بخدا اُس سے کہیں بڑھ کر آپ کو پایا۔ ہم سب لوگ جو وہاں پر موجود تھے حضرت اقدس کے تشریف لانے پر تعظیم کے لئے کھڑے ہو گئے۔ آپ کے نورانی چہرۂ مبارک کو دیکھ کر دل میں اطمینان ہو گیا اور دوسری اچھی سے اچھی شکلیں آپ کے سامنے ماند ہو گئیں۔**

(رجسٹر روایات رفقاء (غیر مطبوعہ) رجسٹر نمبر 11 صفحہ نمبر 360 تا 362 روایت حضرت میاں محمد ظہور الدین صاحب ڈولی)

حضرت شیخ عبدالکریم صاحب فرماتے ہیں کہ مَیں 1903ء میں حکیم احمد حسین صاحب لائلپوری کے ذریعے احمدی ہوا تھا۔ حکیم صاحب گو لاہور کے باشندے تھے مگر چونکہ لائلپور میں حکمت کا کام کرتے تھے اور وہیں اُن کی وفات ہوئی اس لئے لائلپوری مشہور ہیں۔ وہ اپنے کام کے لئے کراچی تشریف لائے تھے۔ اُن کی (دعوت) سے مَیں احمدی ہو گیا تھا۔ 1904ء میں جب مَیں لاہور گیا تو اُن کے مکان پر ہی ٹھہرا تھا۔ جب مَیں جمعہ پڑھنے گمٹی کی (بیت) میں گیا تو وہاں اعلان کیا گیا کہ حضور تشریف لانے والے ہیں۔ حضور کا ایک لیکچر بھی یہاں ہوگا۔ چنانچہ یہ اعلان سن کر مَیں بھی ٹھہر گیا۔ جب حضور تشریف لائے تو میاں معراج الدین صاحب کا مکان تیار ہو رہا تھا اور بعض کمرے مکمل بھی ہو چکے تھے۔ حضرت صاحب نے وہیں قیام کرنا پسند فرمایا تھا اور اُس میں جمعہ کی نماز بھی پڑھی تھی۔ خطبہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے پڑھا تھا اور نماز بھی اُنہوں نے ہی پڑھائی تھی۔ میں دیوانہ وار پھر رہا تھا اور چاہتا تھا کہ حضرت اقدس سے کسی نہ کسی طریق سے ملاقات ہو جائے۔ اتنے میں ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب نے میرا ہاتھ پکڑ کر زور سے آگے کیا۔ مَیں پہلی صف میں حضرت اقدس کے ساتھ بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ مَیں جب التحیات پر بیٹھا تو اپنے گناہوں کا خیال کر کے اور حضرت اقدس کے ساتھ اپنا کندھا لگنے کا خیال کر کے بے اختیار رو پڑا۔ ہچکی بھی بندھ گئی۔ حضرت اقدس نے میری یہ حالت دیکھ کر میری پیٹھ پر اپنا دستِ شفقت پھیرا اور تسلی دی۔ (نماز کے بعد ہوا ہوگا یا پہلے۔ التحیات پر بیٹھے تھے تو سلام پھیرنے کے بعد ہی شفقت کا ہاتھ پھیرا ہوگا۔ نماز کے دوران نہیں۔ بہرحال پھر لکھتے ہیں) جب حضرت اقدس قادیان روانہ ہوئے تو عاجز بھی ساتھ ہو گیا۔ قادیان میں پہنچے ہی تھے کہ تاریخ پر گورداسپور جانا پڑا۔ مَیں بھی ساتھ ہو لیا۔ عصر کی نماز کے بعد ایک دفعہ حضور نے فرمایا کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم نے مسیح موعود کو دیکھ لیا ہے اور بیعت کر لی ہے۔ ہماری بخشش کے لئے صرف یہی کافی ہے۔ (یعنی لوگوں کا خیال ہے کہ بیعت کر لی ہے تو بس سارے کام ہو گئے۔) فرمایا (حضرت مسیح موعود نے فرمایا) کہ **اصل چیز اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن ہے۔ اس سے انسان کا بیڑا پار ہو سکتا ہے۔ ہم تو صرف راستہ دکھانے کے لئے آئے تھے، سو ہم نے راستہ دکھا دیا۔**

(رجسٹر روایات رفقاء (غیر مطبوعہ) رجسٹر نمبر 1 صفحہ نمبر 2-1 روایت حضرت شیخ عبدالکریم صاحب)

(پس اس بات پر اللہ تعالیٰ کی جو عبادت اور مدد ہے، اس کی جستجو بھی ہونی چاہئے اور اس کے لئے کوشش بھی ہونی چاہئے اور یہی اصل چیز ہے جو اعلیٰ معیاروں کی طرف لے کر جاتی ہے اور اُس مقصد کو پورا کرتی ہے جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آنے کا مقصد ہے۔)

حضرت صاحب دین صاحب بیان کرتے ہیں کہ غالباً 1904ء کا واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کے متعلق احمدیہ جماعت لاہور کو اطلاع ملی کہ حضور فلاں گاڑی پر لاہور پہنچ رہے ہیں۔ ہم لوگ حضور کی پیشوائی کے لئے ریلوے اسٹیشن پر گئے۔ اُن دنوں دو گھوڑا فٹن گاڑی کا بہت رواج تھا۔ ہم نے فٹن تیار کر دی۔ جب حضور سوار ہوئے تو ہم نوجوانوں نے جیسا کہ عام رواج تھا (یہ اخلاص و وفا کا نمونہ ہے) یہ دیکھ کے گھوڑے کھلوائے اور فٹن کو خود کھینچنا چاہا۔ (ان لوگوں نے بگی سے گھوڑے علیحدہ کئے اور کوشش کی کہ خود کھینچیں۔) حضور نے ہمارے اس فعل کو دیکھ کر فرمایا کہ ہم انسانوں کو ترقی دے کر اعلیٰ مدارج کے انسان بنانے آئے ہیں۔ نہ کہ برعکس اس کے انسانوں کو گرا کر حیوان بناتے ہیں کہ وہ گاڑی کھینچنے کا کام دیں۔ (مفہوم یہ تھا، الفاظ شاید کم و بیش ہوں۔) خیر ہم خدام نے فوراً اپنے فعل کو ترک کر دیا اور گھوڑے گاڑی لے کر چل دیئے۔ گھوڑے آگے لگائے اور وہ اُن کو لے کر چل دیئے۔ مَیں فوراً فٹن کے پیچھے کھڑا ہو گیا اور حضور کو تمام راستہ چھتری تانے آیا گویا اس طرح مجھے چھتر برداری کی خدمت کرنے کا موقع ملا جس پر مجھے فخر ہے کہ حضور کا چھتر بردار ہوں۔

(رجسٹر روایات رفقاء (غیر مطبوعہ) رجسٹر نمبر 1 صفحہ نمبر 10 روایت حضرت صاحب دین صاحب)

حضرت چوہدری غلام رسول صاحب بسراء بیان کرتے ہیں کہ دسمبر 1907ء جلسہ سالانہ کا واقعہ ہے کہ جمعرات کی شام کو معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود صبح باہر سیر کو جائیں گے۔ اُس وقت دستور یہ تھا کہ جب بہت بھیڑ ہو جاتی تھی تو آپ کے گرد بازوؤں کا حلقہ باندھ دیتے تھے۔ (یہ واقعہ شاید پہلے بھی کہیں بیان ہو چکا ہے، کسی جگہ مَیں نے بیان کیا، لیکن بہرحال اس سے پھر اُن لوگوں کا ذوق اور شوق اور پھر خدمت اور ایک نظر آپ کو دیکھنے کا اظہار ہوتا ہے، کس طرح لوگ حلقہ باندھ لیتے تھے۔) کہتے ہیں کہ جب بہت بھیڑ ہو جاتی تھی تو آپ کے گرد بازوؤں کا حلقہ باندھ دیتے تھے اور آپ اس حلقے کے بیچ میں چلتے تھے۔ ایک دائرے کی شکل میں لوگ ہاتھ پکڑ کے آپ کو بیچ میں لے لیتے تھے تا کہ زیادہ رَش کی وجہ سے دھکے نہ لگیں۔ چنانچہ مَیں نے اپنے ہمراہیوں مولوی غلام محمد گوندل امیر جماعت احمدیہ چک نمبر 99 شمالی، چوہدری میاں خانصاحب گوندل اور چوہدری محمد خانصاحب گوندل مرحوم سے صلاح کی کہ اگر خدا نے توفیق دی تو صبح جب آپ باہر سیر کو نکلیں گے تو ہم آپ کے گرد بازوؤں کا حلقہ بنائیں گے۔ اس طرح پر ہم حضور کا دیدار اچھی طرح کر سکیں گے۔ اصل مقصد ایک پہرہ بھی تھا ایک دیدار بھی تھا۔ صبح جب ہم نماز فجر سے فارغ ہوئے تو تمام لوگ حضور کے انتظار میں بازار میں اکٹھے ہونے شروع ہو گئے۔ یہ مکمل پتہ تو نہیں تھا کہ حضور کس طرف باہر سیر کو تشریف لے جائیں گے۔ لیکن جس طرف سے ذرا سی بھی آواز اُٹھتی کہ آپ اُس طرف باہر سیر کو تشریف لے جائیں گے لوگ اس طرف ہی پروانہ وار دوڑ پڑتے۔ کچھ دیر اسی طرح ہی چہل پہل بنی رہی۔ آخر پتہ لگا کہ حضور شمال کی جانب ریتی چھلے کی طرف باہر سیر کو تشریف لے جائیں گے۔ ہم لوگوں نے بھی جو آگے ہی منتظر تھے، کپڑے وغیرہ کس لئے اور تیار ہو گئے کہ جس وقت حضور بازار سے باہر دروازے میں تشریف لے آئیں گے اُسی وقت ہم بازوؤں کا حلقہ بنا کر آپ کو بیچ میں لے لیں گے۔ ہم اس تیاری میں تھے کہ کیا دیکھتے ہیں کہ آپ

ایک بہت بڑے جمّ غفیر کے درمیان آرہے ہیں۔ بہت زیادہ لوگ ہیں اور اس جمگھٹے نے ہمارے ارادے کو خاک میں ملا دیا اور روندتا ہوا آگے چلا گیا۔ اتنا رش تھا کہ ہم قریب پہنچ ہی نہ سکے۔ ریتی چھلے کے بڑھ کے مغرب کی طرف ایک لسوڑی کا درخت تھا، آپ اس لسوڑی کے درخت کے نیچے کھڑے ہو گئے اور وہاں سے آپ لوگوں سے مصافحہ کرنے لگ پڑے۔ کسی نے کہا کہ حضرت صاحب کے لئے کرسی لائی جاوے تو آپ نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی کہہ دیا ہے کہ لوگ بڑی کثرت میں تیرے پاس آئیں گے۔ لیکن (یہ پنجابی کا الہام ہے کہ) تو اکّیں نہ اور تھکیں نہ۔ (رجسٹر روایات رفقاء (غیر مطبوعہ) رجسٹر نمبر 1 صفحہ نمبر 71 روایت حضرت چوہدری غلام رسول صاحب بسراء)۔ یعنی گھبرانا بھی نہیں ہے، بیزار بھی نہیں ہونا اور لوگوں کے رش سے اور ملنے ملانے سے تھکنا بھی نہیں ہے۔ وہیں پھر ان کو بھی موقع ملا۔

پھر حضرت ڈاکٹر عمر دین صاحب بیان کرتے ہیں کہ مجھے تو **حضرت اقدس کے ساتھ مصافحے کی اس قدر پیاس تھی کہ کئی دفعہ ہجوم کی لاتوں سے گزر کر مصافحے کرتا رہتا پھر بھی طبیعت سیر نہ ہوتی تھی۔** (بعض دفعہ دھکے بھی پڑتے۔ مشکل بھی پڑتی لیکن بہرحال کوشش کر کے مصافحے کی کوشش کرتے)۔

(رجسٹر روایات رفقاء (غیر مطبوعہ) رجسٹر نمبر1صفحہ نمبر184روایت حضرت ڈاکٹر عمرالدین صاحب)

حضرت ڈاکٹر عبداللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب مَیں قادیان بٹالہ سے جا رہا تھا تو اُسی وقت ایک بوڑھے نابینا احمدی بھی قادیان جانے والے تھے۔ انہوں نے کہا کہ کسی یکّہ پر کوئی جگہ میرے لئے ہے؟ اُس پر مَیں نے کہا کہ آپ ہمارے یکّہ میں آ جائیں۔ انہوں نے کہا کہ نہیں میرے پاس ایک اُٹھنّی موجود ہے مَیں اپنے خرچ پر قادیان جاؤں گا۔

یعنی انہوں نے اُن کو مفت آفر کی تھی کہ آ جائیں۔ جگہ ہے۔ آپ ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں تو انہوں نے کہا نہیں اس طرح نہیں۔ میرے پاس کرائے کے پیسے ہیں۔ مَیں پیسے دے کر جاؤں گا۔ اس سے منجملہ وقار اور غیرت اور سوال سے نفرت کے یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ **لوگ باوجود اس غربت کے اپنی زندگی اسی میں پاتے تھے کہ بار بار قادیان آئیں۔** (رجسٹر روایات رفقاء (غیر مطبوعہ) رجسٹر نمبر 2 صفحہ نمبر 110-109 روایت حضرت ڈاکٹر عبداللہ صاحب)۔ یعنی ایک تو نابینا شخص کی غیرت تھی، کوئی سوال نہیں، یعنی سوال سے نفرت ہے۔ دوسرے یہ کہ کوشش کر کے پیسے جمع کرتے تھے اور پھر بار بار قادیان آنے کی کوشش کرتے تھے تاکہ حضرت مسیح موعود کی صحبت سے فائدہ اُٹھا سکیں۔

حضرت میاں چراغ دین صاحب بیان کرتے ہیں کہ حکیم احمد دین صاحب جب حضور کی ملاقات کے لئے لاہور جانے لگے تو مَیں نے اُنہیں مخول کیا، یعنی مذاق میں کہا۔ حکیم صاحب نے کہا کہ یار! تم اپنے آدمی ہو کر مخول کرتے ہو۔ یہ بات سُن کر مجھے کچھ شرم سی محسوس ہوئی اور میرا دل نرم ہو گیا۔ ان کے کہنے پر مَیں بھی حضور کو دیکھنے کے لئے ساتھ چل پڑا۔ (اُس وقت یہ احمدی نہیں تھے، انہوں نے مذاق کیا، حکیم صاحب کو کہ آپ حضرت مسیح موعود کو دیکھنے جا رہے ہیں۔ کوئی ایسی بات کی ہو گی۔ خیر انہوں نے اُن کو کچھ احساس دلایا تو ان کو شرم آئی۔ کہتے ہیں بہرحال مَیں بھی پھر ساتھ چل پڑا) مگر بیعت کا ہرگز کوئی ارادہ نہیں تھا (ساتھ تو چلا گیا لیکن بیعت کا ارادہ نہیں تھا) جب خواجہ کمال الدین صاحب کے مکان پر پہنچے تو معلوم ہوا کہ حضرت صاحب کی طبیعت علیل ہے۔ مخلوق بے شمار تھی۔ حضور کی خدمت میں کسی نے عرض کیا کہ ہجوم بہت زیادہ ہے حضور کی زیارت کرنا چاہتا ہے۔ حضور نے باری سے یعنی کھڑکی سے سر نکالا۔ مَیں نے اندازہ لگایا کہ یہ چہرہ ہرگز جھوٹوں کا نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ مَیں نے بیعت کر لی۔

(رجسٹر روایات رفقاء (غیر مطبوعہ) رجسٹر نمبر9صفحہ نمبر336روایت حضرت میاں چراغ دین صاحب)

ملک برکت اللہ صاحب پسر حضرت ملک نیاز محمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ 1905ء میں ایک دن بوقتِ عصر ہم کو 'راہوں' ضلع جالندھر میں (یعنی جس جگہ یہ رہتے تھے، راہوں ضلع جالندھر میں) وہاں ایک خط، پوسٹ کارڈ ملا کہ حضور دہلی تشریف لے جا رہے ہیں اور صبح آٹھ یا نو بجے گاڑی پر سے پھگواڑہ سٹیشن پر سے گزریں گے۔ حاجی رحمت اللہ صاحب، چوہدری فیروز خان صاحب مرحوم نے میری ڈیوٹی لگائی کہ تم نوجوان ہو۔ اسی وقت جاؤ اور جماعت کریام کو اطلاع کرو۔ چنانچہ مَیں مغرب کے بعد چل کر کریام پہنچا۔ جماعت کو اطلاع کی گئی۔ وہاں سے بھی کچھ دوست ساتھ ہو لئے۔ ہم سب لوگ اسی طرح چل کر پھگواڑہ جو کہ راہوں سے تیس میل کے فاصلے پر تھا وہاں پہنچے، صبح کی نماز پڑھی۔ وہاں سٹیشن پر منشی حبیب الرحمٰن صاحب مرحوم نے حاجی پور والوں کی طرف سے احباب جماعت کے ٹھہرنے کا انتظام کیا ہوا تھا اور دن کے وقت اُنہی کی طرف سے کھانا آیا۔ جب گاڑی کا وقت آیا اور گاڑی آ کر گزر گئی تو معلوم ہوا کہ روانگی کی تاریخ تبدیل ہو گئی ہے۔ جو اطلاع تھی اُس کے مطابق حضرت مسیح موعود تشریف نہیں لائے بلکہ تاریخ بدل گئی ہے۔ کسی اور دن آئیں گے جس سے ہم کو بہت صدمہ ہوا۔ لکھتے ہیں، یا تو راتوں رات وفورِ محبت کی وجہ سے اتنا لمبا سفر کیا تھا یا یہ حالت ہوئی کہ ایک قدم چلنا بھی دشوار ہو گیا۔ ملنے کا، دیکھنے کا یہ شوق تھا، اُس وجہ سے ہم نے راتوں رات کئی میل کا سفر کیا۔ لیکن اب جب دیکھا کہ حضرت مسیح موعود تشریف نہیں لا رہے تو پھر پیروں پر جو چھالے پڑے ہوئے تھے وہ بھی یاد آنے لگ گئے۔ صدمہ بھی ہوا اور پھر کہتے ہیں اس صدمے کی وجہ سے واپسی پر ہم پھریکوں پر، (ٹانگوں پر) واپس چلے گئے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء (غیر مطبوعہ) رجسٹر نمبر 3 صفحہ نمبر 228-227 روایت حضرت ملک نیاز محمد صاحب معرفت ملک برکت اللہ صاحب)

حضرت منشی قاضی محبوب عالم صاحب بیان کرتے ہیں۔ یہ ان کا احمدیت قبول کرنے سے پہلے کا واقعہ ہے۔ کہتے ہیں کہ مَیں جب آٹھویں جماعت میں طالب علم تھا تو حنفی اور وہابی لوگوں کی یہاں لاہور میں بہت بحث ہوا کرتی تھی۔ مَیں حنفی المذہب تھا۔ مجھے شوق پیدا ہوا کہ وہابیوں کی مسجد میں بھی جاؤں۔ چنانچہ مَیں نے چینیاں والی مسجد میں جانا شروع کیا۔ جب مَیں اُن کی مسجد میں بیٹھا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ قال اللہ اور قال الرسول کے سوا کچھ نہیں کہتے۔ میری طبیعت کا رجحان پھر اہلحدیث کی طرف ہو گیا۔ بعض وقت وہابیوں کی مجلس میں حضرت صاحب کا بھی ذکر آ جایا کرتا تھا کہ وہ کافر ہیں اور ان کا دعویٰ مسیحیت اسلام کے خلاف ہے۔ طبعاً مجھے پھر اس طرف توجہ ہوئی۔ چنانچہ ایک شخص حضرت ولی اللہ صاحب ولد بابا ہدایت اللہ کوچہ چابک سواراں احمدی تھے مَیں اُن کی خدمت میں جانے لگا اور ان سے حضرت صاحب کے متعلق کچھ معلومات حاصل کیں۔ انہوں نے مجھے استخارہ کرنے کے واسطے توجہ دلائی۔ چنانچہ اُن سے مَیں نے طریقِ استخارہ سیکھ کر اور دعائے استخارہ یاد کر کے استخارہ کیا۔ رات کے دو بجے دوسرے روز مَیں ابھی استخارہ کی دعا پڑھ کر سویا ہی تھا کہ رؤیا میں مجھے کسی شخص نے کہا کہ آپ اُٹھ کر دوزانو بیٹھیں کیونکہ آپ کے پاس حضرت .... تشریف لا رہے ہیں اور مجھے بھی زینے سے کسی آدمی کے چڑھنے کی آواز آئی۔ چنانچہ مَیں رویا ہی میں دوزانو بیٹھ گیا۔ اتنے میں مَیں نے دیکھا کہ ایک نہایت سفید لباس میں انسان آیا ہے اور انہوں نے ایک بازو سے حضرت مرزا صاحب کو پکڑ کر میرے سامنے کھڑا کر دیا اور فرمایا: "هٰذَا الرَّجُلُ (–)"۔ پھر وہ دوبارہ تشریف لے گئے اور حضرت صاحب میرے پاس کھڑے ہو گئے اور اپنی ایک انگلی اپنی چھاتی پر مار کر پنجابی میں کہا۔ (انہوں نے خواب میں حضرت مسیح موعود کو دیکھا کہ انہوں نے پنجابی میں کہا) "ایہو ربّ خلیفہ کیتا ایس نوں مہدی جانو"۔ پھر ایک نظم کی رباعی بھی پڑھی لیکن مَیں بھول گیا ہوں۔ اس کا مطلب بھی یہی تھا کہ مَیں مسیح موعود ہوں۔ مَیں پھر بیدار ہو گیا۔ صبح میں بجائے سکول جانے کے قادیان روانہ ہو گیا۔ گاڑی بٹالہ تک تھی اور قریباً شام کے وقت وہاں پہنچتی تھی۔ مَیں بٹالہ کی مسجد میں جو اڈے کے سامنے چھوٹی سی ہے نماز پڑھنے کے لئے گیا۔ مغرب کی نماز پڑھ رہا تھا کہ لوگوں نے پوچھا کہ آپ کہاں سے آئے ہیں اور کہاں کا ارادہ ہے؟ مَیں نے کہا لاہور سے آیا ہوں اور قادیان جانے کا ارادہ ہے۔ انہوں نے حضرت صاحب کو بہت گالیاں دیں اور مجھے وہاں جانے سے روکا۔ جب مَیں نے اپنا مصمم ارادہ ظاہر کیا تو انہوں نے مجھے مسجد سے نکال دیا۔ مَیں اڈے میں آ گیا مگر کچھ لوگ اڈے پر بھی میرے پیچھے آئے اور مجھے ہر چند قادیان جانے سے روکا۔ بہت کوشش کی۔ اور کہا کہ اگر تم طالب علم ہو تو ہم تمہیں بڑے میاں کے پاس بٹھا دیں گے اور تمہاری رہائش اور لباس کا بھی انتظام کر دیں گے۔ مگر مَیں نے عرض کیا کہ مَیں پہلے ہی لاہور میں پڑھتا ہوں۔ اس کی مجھے ضرورت نہیں ہے۔ (اس لئے مجھے یہاں پڑھنے کی ضرورت نہیں۔) مَیں قادیان میں حضرت صاحب کی زیارت کے لئے جا رہا ہوں۔ اس پر انہوں نے زیادہ مخالفت شروع کی مگر مَیں نے پروا نہ کی اور قادیان کی طرف شام کے بعد ہی چل پڑا۔ اندھیرا بہت تھا۔ رات کا کافی حصہ گزر چکا تھا اور راستہ پہلے دیکھا ہوا نہیں تھا۔ مَیں غلطی سے چراغ کو دیکھ کر جو دور جل رہا تھا مسانیاں چلا گیا۔ (قادیان کی طرف ہی ایک اور جگہ تھی) وہاں نماز عشاء ہو چکی ہوئی تھی۔ ایک آدمی مسجد میں بیٹھا ذکر الٰہی کر رہا تھا۔ اس نے مجھ سے

پوچھا کہ آپ کہاں جائیں گے اور کہاں سے آئے ہیں؟ مَیں نے کہا لاہور سے آیا ہوں اور حضرت مرزا صاحب کو ملنا چاہتا ہوں۔ اس نے جواباً کہا کہ یہ تو مسانیاں ہے۔ قادیان نہیں۔ قادیان یہاں سے دور ہے اور تم یہاں سو جاؤ۔ صبح کے وقت جانا کیونکہ راستہ ٹھیک نہیں ہے۔ چنانچہ مَیں وہاں مسجد میں لیٹ گیا اور چار بجے کے قریب جب چاند چڑھا (لیٹ نائٹ (Late Night) آخری وقت تھا، چاند کے دن تھے، چاند نکلا) تو مَیں نے اُس شخص کو کہا کہ مجھے راستہ دکھا دو۔ وہ مجھے وڈالہ تک چھوڑ گیا اور مجھے سڑک دکھا گیا۔ چنانچہ مَیں نے صبح کی نماز نہر پر پڑھی اور سورج نکلنے کے قریباً ایک گھنٹہ بعد قادیان پہنچ گیا۔ قادیان کے چوک میں جا کر مَیں نے ایک شخص سے پوچھا کہ بڑے مرزا صاحب کہاں ہیں؟ اس نے مجھے کہا کہ وہاں نہا کر سامنے مکان کی حویلی میں تخت پوش پر بیٹھے حقہ پی رہے ہیں۔ (مرزا نظام الدین کی طرف اشارہ کر دیا) کہتے ہیں: مَیں سنتے ہی آگے بڑھا تو مَیں نے دیکھا کہ ایک معمر شخص نہا کر تخت پوش پر بیٹھا ہے اور بدن بھی ابھی اس کا گیلا ہی ہے اور حقہ پی رہا ہے۔ مجھے بہت نفرت ہوئی اور قادیان آنے کا افسوس بھی ہوا۔ (اتنا تردّد کیا، اتنی محنت کی، سفر کیا، قادیان آیا ہوں تو مَیں اس شخص کو دیکھ رہا ہوں۔ کہتے ہیں) مَیں مایوس ہو کر واپس ہوا۔ (اللہ تعالیٰ نے رہنمائی کرنی تھی تو کہتے ہیں)۔ موڑ پر ایک شخص شیخ حامد علی صاحب ملے۔ انہوں نے مجھے پوچھا کہ آپ کس جگہ سے تشریف لائے ہیں اور کس کو ملنا چاہتے ہیں؟ مَیں نے کہا مَیں نے جس کو ملنا تھا اس کو مَیں نے دیکھ لیا ہے اور اب مَیں واپس لاہور جا رہا ہوں۔ میرے اس کہنے پر انہوں نے مجھے فرمایا کہ کیا آپ مرزا صاحب کو ملنے کے لئے آئے ہیں تو یہ وہ مرزا صاحب نہیں ہے جن کو آپ مل کر آئے ہیں، وہ اور ہیں اور مَیں آپ کو ان سے ملا دیتا ہوں۔ تب میری جان میں جان آئی اور مَیں کسی قدر تسکین پذیر ہوا۔ حامد علی صاحب نے مجھے فرمایا کہ آپ ایک رقعہ لکھ دیں مَیں اندر پہنچاتا ہوں۔ جس پر مَیں نے مختصراً یہ لکھا کہ مَیں طالب علم ہوں۔ لاہور سے آیا ہوں۔ زیارت چاہتا ہوں اور آج ہی واپس جانے کا ارادہ ہے۔ حضور نے اس کے جواب میں کہلا بھیجا کہ مہمان خانے میں ٹھہریں اور کھانا کھائیں اور ظہر کی نماز کے وقت ملاقات ہوگی۔ اس وقت مَیں ایک کتاب لکھ رہا ہوں (حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ اس وقت مَیں ایک کتاب لکھ رہا ہوں) اور اس کا مضمون میرے ذہن میں ہے اگر مَیں اس وقت ملاقات کے لئے آیا تو ممکن ہے کہ وہ مضمون میرے ذہن سے اتر جائے۔ اس واسطے آپ ظہر کی نماز تک انتظار کریں۔ مگر مجھے اس جواب سے کچھ تسلی نہ ہوئی۔ مَیں نے دوبارہ حضرت کو لکھا کہ مَیں تمام رات مصیبت سے یہاں پہنچا ہوں اور زیارت کا خواہش مند ہوں۔ للہ مجھے اسی وقت شرف زیارت سے سرفراز فرمائیں۔ تب حضور نے مائی دادی کو کہا کہ ان کو (بیت) مبارک میں بٹھاؤ اور مَیں ان کی ملاقات کے لئے آتا ہوں۔ مجھے وہاں کوئی پندرہ منٹ بیٹھنا پڑا۔ اس کے بعد حضور نے مائی دادی کو بھیجا کہ ان کو اس طرف بلا لاؤ۔ حضرت صاحب اپنے مکان سے گلی میں آ گئے اور مَیں بھی اس گلی میں آ گیا۔ (دوسری طرف سے) دور سے میری نظر جو حضرت صاحب پر پڑی تو وہی رؤیا میں (خواب میں جو دیکھا تھا) جو شخص مجھے دکھایا گیا تھا بعینہٖ وہی حلیہ تھا۔ حضرت صاحب کے ہاتھ میں عصا بھی تھا اور پگڑی بھی پہنی ہوئی تھی۔ سوٹی ہاتھ میں تھی۔ گویا تمام وہی حلیہ تھا۔ اس سے قبل مجھے دادی کی معرفت معلوم ہوا تھا کہ حضرت صاحب کپڑے اتار کر تشریف فرما ہیں مگر چونکہ اللہ تعالیٰ کو مجھے رؤیا والا نظارہ دکھانا منظور تھا۔ اس لئے حضور نے جو لباس زیب تن فرمایا وہ بالکل وہی تھا جو مَیں نے رؤیا میں دیکھا تھا۔ میں حضرت صاحب کی طرف چل پڑا تھا اور حضرت صاحب میری طرف آ رہے تھے۔ گول کمرہ کے دروازہ سے ذرا آگے میری اور حضرت صاحب کی ملاقات ہوئی۔ مَیں نے حضرت صاحب کو دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہ خواب والے ہی بزرگ ہیں اور سچے ہیں۔ چنانچہ مَیں حضور سے بغلگیر ہو گیا اور زار زار رونے لگا۔ مَیں نہیں سمجھتا کہ وہ رونا مجھے کہاں سے آیا اور کیوں آ گیا مگر مَیں کئی منٹ تک روتا ہی رہا۔ حضور مجھے فرماتے تھے صبر کریں، صبر کریں۔ جب میرا رونا ذرا تھم گیا اور مجھے ہوش قائم ہوئی تو حضور نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کہاں سے آئے ہیں؟ مَیں نے عرض کیا لاہور سے۔ حضور نے فرمایا کیوں آئے؟ مَیں نے کہا زیارت کے لئے۔ حضور نے فرمایا: کوئی خاص کام ہے؟ مَیں نے پھر عرض کیا کہ صرف زیارت ہی مقصد ہے۔ حضور نے فرمایا۔ بعض لوگ دعا کرانے کے لئے آتے ہیں اپنے مقصد کے لئے۔ کیا آپ کو بھی کوئی ایسی ضرورت درپیش ہے؟ مَیں نے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی ضرورت درپیش نہیں۔ تب حضور نے فرمایا کہ مبارک ہو۔ اہل اللہ کے پاس ایسے بے غرض آنا بہت مفید ہوتا ہے۔ (یہ غالباً حضرت صاحب نے مجھ سے اس لئے دریافت فرمایا تھا کہ ان ایام میں حضور نے ایک اشتہار شائع فرمایا تھا جس میں لکھا تھا کہ بعض لوگ میرے پاس اس لئے آتے ہیں کہ اپنے مقاصد کے لئے دعا کرائیں)۔ (رجسٹر روایات رفقاء (غیر مطبوعہ) رجسٹر نمبر 9 صفحہ نمبر 120 تا 126 روایت حضرت منشی قاضی محبوب عالم صاحب) لیکن میری اس بات سے بہت خوش ہوئے، مبارکباد دی کہ میرا تو مقصد صرف اور صرف آپ کو ملنا اور زیارت تھا۔)

حضرت ملک غلام حسین صاحب مہاجر بیان فرماتے ہیں کہ جب ہم اپنے وطن پہنچے تو دو ماہ کے بعد پھر قادیان آنے کی تحریک پیدا ہوئی مگر خرچ نہیں تھا مگر دل چاہتا تھا کہ پیدل ہی چلنا پڑے تو چلنا چاہئے۔ دو روپے میرے پاس تھے۔ مَیں رہتاس سے جہلم باوجود گاڑی ہونے کے پیدل آیا۔ پھر خیال آیا کہ آگے بھی پیدل ہی چلنا چاہئے۔ جہلم کے پل سے گزرنے لگا تو چار پانچ سپاہی رسالے کے جن کے پاس دو دو گھوڑے تھے۔ مَیں نے انہیں کہا کہ گھوڑا مجھے پکڑا دو۔ وہ کہنے لگے کہ تم گجرات کے ضلع کے رہنے والے ہو۔ ہمیں ڈر ہے کہ کہیں گھوڑا لے کر بھاگ نہ جاؤ۔ خیر مَیں نے کہا کہ مَیں ضلع جہلم کا ہوں، گجرات کا نہیں ہوں۔ رہتاس سے آ رہا تھا۔ مگر انہوں نے نہ مانا مگر مَیں ان کے ساتھ رہا کیونکہ رات کا سفر بھی وہ کرتے تھے۔ جو دو سپاہی تھے وہ جب مرالے میں اترے تو مَیں نے بھی وہیں بستر اچھا لیا۔ ایک سکھ کہنے لگا کہ میاں تم ہمارا پیچھا نہیں چھوڑتے۔ (اُن میں سے ایک سکھ بھی تھا) ہمیں تمہارا ڈر ہے۔ جس وقت آدھی رات ہوئی وہ چل پڑے۔ مَیں بھی ساتھ ہو لیا۔ پھر ایک سکھ نے کہا کہ ہمیں ڈر ہے کہ تم ہمارا کوئی گھوڑا نہ لے جاؤ۔ مَیں نے کہا کہ مَیں تو جلدی جانا چاہتا ہوں۔ ساتھ کی خاطر تمہارے ہمراہ چل پڑا ہوں۔ ایک سکھ نے کہا کہ یہ بھلا مانس آدمی معلوم ہوتا ہے اُسے گھوڑا دے دو۔ چنانچہ تین میل مَیں نے گھوڑے پر سوار ہو کر سفر کیا۔ رات وزیر آباد پہنچے۔ پل پر سے گزرنے کا پیسہ بھی مجھے انہوں نے دیا اور رات کا کھانا بھی انہوں نے ہی کھلایا۔ (یعنی کوئی ٹول ٹیکس لگتا ہوگا، وہ بھی انہوں نے دیا، رات کا کھانا کھلایا) رات ایک بجے پھر تیار ہو گئے اور مجھے گھوڑا دے دیا۔ دوسری رات کامونکی یا مرید کے میں بسیرا کیا۔ پھر انہوں نے کھانا مجھے کھلایا۔ پھر رات چل کر صبح سات یا آٹھ بجے لاہور پہنچے۔ (یہ تقریباً کوئی سوڈیڑھ سو میل کا سفر بنتا ہے) لاہور پہنچے۔ پھر چونکہ ان کا راستہ الگ تھا اس لئے وہ علیحدہ ہو گئے۔

گیارہ بجے لاہور سے گاڑی چلنی تھی۔ مَیں آٹھ بجے پہنچا۔ اس لئے خیال کر کے کہ کون تین گھنٹے انتظار کرے (قادیان پہنچنے کا شوق تھا۔ تین گھنٹے انتظار کیا کرنا ہے۔ کہتے ہیں) مَیں پھر پیدل چل پڑا۔ ڈیڑھ گھنٹے میں جلّو پہنچا۔ وہاں سٹیشن پر گاڑی کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے کہا کہ پونے بارہ بجے چلے گی۔ پھر مَیں وہاں سے چل پڑا۔ اٹاری پہنچا۔ سٹیشن سے پوچھا تو معلوم ہوا کہ سوا گھنٹہ گاڑی میں ہے۔ مَیں پھر چل پڑا۔ کیا انتظار کرنا ہے۔ ابھی دو میل خاصہ کا سٹیشن رہتا تھا کہ گاڑی نکل گئی۔ خاصہ سے پوچھا تو معلوم ہوا کہ اب شام کے سات بجے گاڑی آئے گی۔ مَیں پھر پیدل چل پڑا اور کوئی شام سے قبل ہی امرتسر پہنچ گیا۔ وہاں ایک شیخ ہمارے شہر کے تھے ان کے پاس رات بسر کی۔ وہاں سے صبح گاڑی پر سوار ہوا اور چھ آنے دے کر بٹالہ پہنچ گیا۔ بٹالہ سے پھر پیدل چل کر چار پانچ بجے قادیان پہنچ گیا۔ دوسرے روز صبح حضرت صاحب سے ملاقات کی۔ چار پانچ دن آرام سے گزارے۔ پھر اجازت چاہی اور عرض کیا کہ ہم چھوٹے ہوتے یہ کہا کرتے تھے کہ یا اللہ! امام مہدی کے آنے پر ہمیں سپاہی بننے کی توفیق عطا فرما۔ سفر کا تمام واقعہ بھی حضرت مسیح موعود کو سنایا کہ کس طرح مَیں نے اکثر وقت جو ہے سفر کا پیدل طے کیا ہے۔ تھوڑا سا عرصہ بیچ میں گھوڑے پر بھی سواری کی۔ یہ باتیں سن کر حضرت مسیح موعود نے اس پر فرمایا کہ آپ نے بڑی ہمت کی ہے اور فرمایا کہ آپ کوئی کام جانتے ہیں؟ مَیں نے کہا حضور سوائے روٹی پکانے کے اور کوئی کام نہیں جانتا اور وہ بھی معمولی طور پر۔ فرمایا کہ نام لکھوا دیں۔ ضرورت پڑنے پر ہم آپ کو بلا لیں گے۔ اُس پر مَیں نے نام لکھوا دیا۔ ''غلام حسین۔ رہتاس۔ ضلع جہلم''۔

(رجسٹر روایات رفقاء (غیر مطبوعہ) رجسٹر نمبر 10 صفحہ نمبر 319 تا 321 روایت حضرت ملک غلام حسین صاحب مہاجر)

یہ تمام روایات اُن لوگوں کی ہیں جن کو حضرت مسیح موعود سے ملنے کا شوق تھا اور زیارت کا شوق تھا۔ اس کے لئے وہ تکلیفیں بھی برداشت کرتے تھے اور یہ تکلیفیں اُن کے لئے بہت معمولی ہوتی تھیں۔ اُس کے مقابلے میں جو فیض انہوں نے حضرت مسیح موعود سے پایا اور جو ایمان میں اُن کی زیادتی ہوتی تھی۔ اللہ کرے ہم میں سے بھی ہر ایک یہ واقعات سن کر صرف واقعات کے مزے لینے والے نہ ہوں بلکہ ہر واقعہ ہمارے ایمان میں بھی زیادتی پیدا کرنے والا ہو۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

منیر بانی تعلیمی قرض فنڈ

نظارت تعلیم کے تحت ایک تعلیمی قرض فنڈ جاری ہے جس کا نام منیر بانی تعلیمی قرض فنڈ ہے اس سکیم میں وہ طلباء وطالبات درخواست دے سکتے ہیں جو کسی بھی پروفیشنل ادارہ میں داخلہ حاصل کررہے ہوں یا کر چکے ہوں اور ان کو مالی مشکلات ہوں اس کے علاوہ ایسے طلباء وطالبات جو کوئی ہنر سیکھ رہے ہیں مثلاً پلمبنگ، سلائی، کڑھائی اور دیگر ڈپلومہ کورسز وغیرہ۔ اپنی درخواست بنام ناظر تعلیم صدر صاحب/امیر صاحب کی تصدیق، گزشتہ امتحانات میں کامیابی کا ثبوت (رزلٹ کارڈ وغیرہ) اور داخلہ کے ثبوت (فیس، رسیدات) کے ساتھ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروائیں، نیز پہلے موصول ہونے والی درخواستوں پر فیصلہ کردیا جائے گا۔

قواعد اور مزید تفصیلی معلومات نظارت تعلیم سے لی جاسکتی ہیں۔ (نظارت تعلیم)

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم منور احمد بجہ صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے کراچی کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت واراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

مکرم خالد محمود صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع سیالکوٹ کے دورہ پر ہیں احباب جماعت واراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

مکرم نعیم احمد اٹھوال صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے شیخوپورہ اور ننکانہ صاحب کے اضلاع کے دورہ پر ہیں احباب جماعت واراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

داخلہ برائے کلاس دوم سوم اور پنجم

(مریم صدیقہ گرلز ہائر سیکنڈری سکول ربوہ)

نظارت تعلیم کے زیر انتظام تعلیمی ادارہ مریم صدیقہ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول دارالرحمت میں کلاس دوم، سوم، پنجم میں داخلہ درج ذیل شیڈیول کے مطابق ہوگا۔

داخلہ فارم یکم تا 7/اگست 2012ء صبح 8 بجے سے دستیاب ہوں گے۔

داخلہ ٹیسٹ مورخہ 9/اگست کو صبح 8 بجے ہوگا

میرٹ لسٹ مورخہ 13/اگست کو 12 بجے آویزاں ہوگی۔

واجبات کی وصولی مورخہ 15 تا 18/اگست روزانہ صبح 8 تا 12 بجے ہوگی۔

نوٹ: داخلہ ٹیسٹ انگریزی، ریاضی، اردو اور سائنس کے مضامین میں سے تحریری امتحان ہوگا۔ (نظارت تعلیم)

الفضل اور کراچی کے احباب

مکرم عبدالرشید سماٹری صاحب کراچی نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل (آنریری) سے احباب جماعت نماز جمعہ کے بعد احمدیہ ہال میں رابطہ کر سکتے ہیں۔ الفضل جاری کروانے کیلئے فون نمبر 6320478 پر ان سے رابطہ قائم کیا جاسکتا ہے۔

☆سالانہ چندہ -/2100 روپے

☆ششماہی =/1050 روپے

☆سہ ماہی =/525 روپے

☆خطبہ نمبر =/450 روپے ہے۔

احباب جماعت الفضل کی توسیع اشاعت میں ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

خریداران الفضل متوجہ ہوں!

بیرون از ربوہ خریداران الفضل کو چندہ الفضل ختم ہونے پر جب یاددہانی کی چٹھی ملے تو چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں اور نمائندہ مینیجر الفضل کا انتظار نہ کریں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

سیکرٹریان تعلیم اضلاع متوجہ ہوں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیکرٹریان تعلیم کی سالانہ میٹنگ 13 مئی 2012ء کو ہوئی تھی۔ خدا کے فضل سے میٹنگ بہت کامیاب رہی آپ میٹنگ پر تشریف لائے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 5 دسمبر 2003ء میں فرمایا:۔

”سیکرٹری تعلیم کا یہ کام ہے کہ اپنی جماعت کے ایسے بچوں کی فہرست بنائے جو پڑھ رہے ہیں۔“

آپ کو فارم دیئے گئے تھے۔ ضلع کی تمام جماعتوں کے جملہ طلباء/ طالبات کے کوائف اکٹھے کریں۔ امید ہے یہ کام شروع ہوگیا ہوگا۔

حضور مزید فرماتے ہیں:۔

”ایسے بچوں کی فہرست بنائیں جو سکول جانے کی عمر میں ہیں اور سکول نہیں جارہے۔“

اس پر بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ہر جماعت کا تفصیلی دورہ ضروری ہے اور جن طلباء/ طالبات نے جنوری 2009ء سے تاحال ایف اے نہیں کیا اور کوئی کام بھی نہیں کر رہے ان کے کوائف پر فارمہ پر تحریر کر کے مرکز بھجوائیں اور ان کو قائل کریں کہ وہ کم از کم ایف اے تک ضرور تعلیم حاصل کریں۔ اللہ کرے وہ مان جائیں اگر مان جاتے ہیں تو ان سے تکمیل ارشاد خط پر کروائیں اور مرکز بھیجیں۔

حضور انور نے فرمایا۔

”میں کہوں گا کہ ہر احمدی بچہ کو کم از کم ایف اے ضرور کرنا چاہئے۔“

(الفضل 22 مارچ 2004ء)

(نظارت تعلیم)

ربوہ کے مضافات میں پلاٹس کے خریداران متوجہ ہوں

ربوہ کے مضافات میں جن احباب کے پلاٹس ہیں ان سے گزارش ہے کہ اپنے پلاٹس پر قبضہ کرنے کیلئے چار دیواری اور کم از کم ایک کمرہ تعمیر کریں۔ جو احباب مضافاتی کالونیوں میں اپنے پلاٹ کی خرید وفروخت کسی پراپرٹی ڈیلر یا ایجنٹ کے ذریعہ کرنا چاہیں تو ان سے درخواست ہے کہ وہ صرف منظور شدہ پراپرٹی ڈیلر کی معرفت تحریری سودا کریں اور سودا کرنے سے قبل پراپرٹی ڈیلر کا اجازت نامہ ضرور چیک کرلیں۔

﴿صدر مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ﴾

درخواست دعا

مکرم انور طاہر صاحب مربی سلسلہ الطاف پارک شادباغ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی سمیرا طاہر پیٹ میں رسولی کی وجہ سے شوکت خانم ہسپتال میں داخل ہے۔ کیموتھراپی ہورہی ہے۔ گردے بھی متاثر ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم غلام مصطفیٰ تبسم صاحب کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

میرے تایازاد بھائی مکرم نذیر احمد صاحب مرحوم آزاد کشمیر کے بیٹے مکرم رفیع احمد صاحب کارکن ایکسرے ڈیپارٹمنٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ کے گلے کا آپریشن فیصل آباد کے ایک ہسپتال میں ہوا ہے اس سے قبل کافی تکلیف میں رہے ہیں۔ آپریشن کے کامیاب ہونے، تکلیف کے دور ہونے اور بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ماسٹر منصور احمد صاحب صدر محلّہ دارالشکر جنوبی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم کرامت اللہ ڈھڈی صاحب (المعروف کرامت شیشے والے) سیکرٹری امور عامہ دارالشکر جنوبی ربوہ کا بائی پاس آپریشن طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں اللہ کے فضل سے کامیابی سے ہوگیا ہے۔ ہسپتال سے گھر شفٹ ہوگئے ہیں۔ احباب سے مکمل صحت وتندرستی اور کسی بھی قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم مبشر احمد تسلیم صاحب دارالعلوم شرقی مسرور، ربوہ تحریر کرتے ہیں

خاکسار کا پراسٹیٹ گلینڈز کا آپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں متوقع ہے۔ آپریشن کی کامیابی اور بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

حب سعال
کھانسی خشک ہو یا تر ہر دو میں مفید ہے۔
(چوسنے کی گولیاں)
قند شفاء
نزلہ، زکام اور فلو کیلئے انسٹنٹ جوشاندہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون 0476211538 فیکس 0476212382

کاکیشیا مدر ٹنکچر (سپیشل) (تندرستی کا خزانہ)
مردوں اور عورتوں، نوجوانوں اور بوڑھوں کیلئے اللہ کے فضل سے ایک مکمل ٹانک ہے۔ نیز وقت سے پہلے بالوں کو گرنے اور سفید ہونے سے روکنے کیلئے مفید ترین دوا ہے۔

ٹنی بر مدر ٹنکچر (سپیشل)
معدہ و پیٹ کی تمام تکالیف، تیزابیت، جلن، درد، السر بدہضمی گیس، قبض اور بھوک کی کمی ایک مکمل دوا ہے۔
(رعائتی قیمت پیکنگ 25ML -/140 روپے 120ML -/500 روپے)

جگر ٹانک GHP-512/GH
جگر کی جملہ تکالیف کو دور کرنے اور ہر قسم کے یرقان سے بچاؤ یا اس کے بداثرات ختم کرنے کے علاوہ جگر کی طاقت کیلئے مؤثر دوا ہے۔

عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6211399 ,0333-9797797
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

ربوہ میں طلوع وغروب 17 جولائی	
طلوع فجر	3:44
طلوع آفتاب	5:12
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	7:16

الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا ارشاد

مارچ 1984ء میں مینیجر الفضل کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں ایک چٹھی لکھی گئی جس میں یہ ذکر تھا کہ ماہ فروری 1984ء میں الفضل کی اشاعت سات ہزار تھی (خطبہ نمبر کی اشاعت آٹھ ہزار تھی) اس پر حضور انور نے اپنے دست مبارک سے رقم فرمایا۔

"ابھی تک اشاعت تھوڑی ہے۔ دس ہزار تو میں نے کم سے کم کہی تھی۔ پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے۔"

حضور انور کا یہ ارشاد احباب جماعت تک پہنچاتے ہوئے ہم احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف بھی متوجہ کرتے ہیں کہ ابھی تک ہم حضور کے اس ارشاد کو بھی پورا نہیں کر سکے کہ اشاعت کم از کم دس ہزار ہو جبکہ حضور کا اصل منشاء مبارک یہ تھا کہ الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے۔ خاکسار اس نوٹ کے ذریعہ تمام امراء صاحبان، صدر صاحبان، سیکرٹریان اور ذیلی تنظیموں انصاراللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے عہدیداران کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ براہ کرم اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں۔ حضور انور کا ارشاد پورا کرنے میں ہی برکت ہے یہی تمام سعادتوں کا منبع اور سرچشمہ ہے۔ تمام احباب کے گھر میں روحانیت کی اس نہر کا پہنچنا ضروری ہے۔ اگر ہر احمدی گھر میں اخبار پہنچ جائے تو اشاعت بیس ہزار سے بھی اوپر جا سکتی ہے۔ تمام عہدیداران سے گزارش ہے کہ وہ اپنے فرائض کا ایک حصہ الفضل کی اشاعت میں اضافہ قرار دیں اور اس وقت تک چین نہ لیں جب تک حضور کا یہ ارشاد پورا کرنے کی سعادت نہ حاصل کریں۔

جملہ احباب جماعت کی خدمت میں اس مرحلے پر خاکسار عاجزانہ طور پر دعا کی درخواست کرتا ہے کہ مولا کریم اپنا فضل فرمائے اور ہمیں حضور کے بابرکت ارشاد پر پورے طور پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ ہماری کمزوریوں اور خطاؤں کو معاف کرے اور تمام ذمہ داریاں احسن طور پر ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین

(خاکسار۔ مینیجر روزنامہ الفضل)

احمد ٹریولز انٹرنیشنل گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

دلہن جیولرز
04236684032
03009491442
قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk, Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
شاہد الیکٹرک سٹور متصل احمدیہ بیت الفضل
گول امین پور بازار فیصل آباد
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد
فون: 2632606-2642605

گلٹیاں و رسولیاں
ایک ایسی دوا جس کے تین ماہ تک استعمال سے خدا کے فضل سے جسم کے کسی بھی حصے میں موجود گلٹیاں، رسولیاں ہمیشہ کیلئے ختم ہو جاتی ہیں۔
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
ساہیوال روڈ نصیر آباد رحمٰن ربوہ: 0308-7966197

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز، بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

داؤد آٹوز DASCO
سوزوکی، پک اپ وین، آلٹو، F.X، جیپ کلٹس
خیبر، جاپان، جینئن جاپان چائنہ اینڈ لوکل سپیئر پارٹس
طالب دعا: داؤد احمد، محمد عباس احمد، محمود احمد، ناصر الیاس
13-KA آٹو سنٹر بادامی باغ لاہور
فون شوروم: 042-37700448 042-37725205

روحی ڈپریشن کی مفید مجرب دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434 -6211434

البشیر پیج اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
جیولرز اینڈ بوتیک
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148
فون شوروم چنیوٹ 047-6214510- 049-4423173

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل (بالمقابل ایوان محمود ربوہ) گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
ٹریول انشورنس، ہوٹل بکنگ کی سہولت
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

By Sahib Jee فیبرکس گیلری
گل احمد 2012ء اور کاٹن ولان کی فینسی ورائٹی کا بہترین مرکز
0092-47-6214300

Education Concern
MBBS & Engineering
Southeast University in China
Affiliated with W.H.O, Govt. of China & Pakistan Engineering Council (PEC).
A-Level & Fsc. Students who are waiting for their results are encouraged to apply to reserve the seats.
MBBS, Bachelor in Architecture Engineering and MSC international business offer in English Medium
No Bank Statement, No IELTS or TOEFL.
Excellent environment for female students.
Education Concern 67-C, Faisal Town, Lahore (Opposite Gourmet Restaurant)
042-35162310 / 0302-8411770
www.educationconcern.com

FR-10

UNIVERSAL ENTERPRISES
Dealers of Pakistan Steel Mills & Importers
Deals in all kind of products
HR, CR, GP coils & Sheets
Talb-e-Dua: Mian Zahid Iqbal S/O Mian Mubarik Ali (Late)
universalenterprises1@hotmail.com

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار: موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجیے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ میکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458

فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، مائیکروویو اوون کوکنگ رینج ٹیلی ویژن ایئر کولر
ڈاؤلینس، پیل، ویوز، ہائر، سپر ایشیاء
اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بازار سے بارعایت خرید فرمائیں
رمضان مبارک سے قبل
جلسہ سالانہ برطانیہ MTA (U.K) کیلئے مکمل ڈش چاہئے نادر ہو یا نہ ہو۔ صرف 2700 روپے میں فٹ اور چالو کروائیں۔
فخر الیکٹرونکس
طالب دعا: افتخار انور، شیخ انوار الحق
1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھا مل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
042-37223347,37239347,37113346,0300-9403614

لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کیلئے رابطہ کریں۔
نیز زرعی رقبہ جات کی خرید وفروخت کا مرکز
علی اسٹیٹ
ALI TRADERS Exporter & Importer
0321-9425121 459-G4 جوہر ٹاؤن لاہور پاکستان
03008425121 چیف ایگزیکٹو چوہدری محمود احمد
Tel+92-42-35290010-11 Fax:42-35290011
Email:alishahkarpk@hotmail.com